رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

Regd No L 5254

جلد ۴۳/۸ | ۳۰ تبوک ۱۳۳۳ ہش - ۳۰ ستمبر ۱۹۵۴ء | نمبر ۱۶۳

ربوہ کے گردونواح کے سیلاب زدہ علاقے میں خدام الاحمدیہ کا شاندار امدادی کام

بحمداللہ ربوہ اور احمد نگر میں ہر طرح خیریت ہے

ربوہ ۲۸ ستمبر۔ ہمارے نامہ نگار خصوصی مولانا ابوالعطاء صاحب بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں۔ کہ دریائے چناب میں ۲۶ ستمبر سے سیلاب آیا ہوا ہے۔ اردگرد کا علاقہ جو ربوہ کی شمالی پہاڑیوں کی جانب ہے۔ زیر آب ہے۔ دریا کا پانی احمد نگر اور دوسرے دیہات کی طرف پھیل رہا ہے۔ احمد نگر اور ربوہ کی درمیانی سڑک پر چار فٹ گہرا پانی کھڑا ہے۔ سڑک کئی مقامات سے ٹوٹ گئی ہے۔ ربوہ لعل لالیاں کے درمیان ریلوے لائن بھی خراب ہو گئی ہے۔ آمدورفت اور ڈاک کا سلسلہ معطل ہے۔ آج دریا کا پانی اتر رہا ہے۔ خدام الاحمدیہ کے ممبران گردونواح کے متاثرہ علاقوں میں مصیبت زدہ لوگوں کو امداد بہم پہنچانے میں شاندار خدمات بجا لا رہے ہیں۔ انہوں نے دیگر امدادی کاموں کے علاوہ مسافروں کو سڑک عبور کرنے میں بھی مدد دی۔ الحمد للہ ربوہ اور احمد نگر میں ہر طرح خیریت ہے۔

نئی دہلی ۲۹ ستمبر۔ مسٹر نہرو نے پارلیمنٹ میں بتایا ہے۔ کہ ہندوستان اور برما کے درمیان ناگا کے علاقے کے تبادلہ کے متعلق بات چیت عنقریب شروع ہو جائے گی۔

پنجاب کے سیلاب زدگان کی امداد کیلئے مرکزی حکومت کی طرف سے پچیس لاکھ روپے کا عطیہ

تین مرکزی وزراء آج لاہور پہنچ رہے ہیں۔ دریائے راوی میں پانی اترنا شروع ہو گیا

کراچی ۲۹ ستمبر۔ مرکزی حکومت نے پنجاب کے سیلاب زدگان کی فوری امداد کے لئے پچیس لاکھ روپے دیئے ہیں۔ آج شام کراچی میں ایک پریس نوٹ شائع ہوا۔ جس میں کہا گیا ہے۔ کہ پنجاب میں زبردست سیلاب سے جو صورت حال پیدا ہو گئی ہے۔ حکومت نہایت توجہ سے اس کا مطالعہ کر رہی ہے۔ تین مرکزی وزراء مسٹر مشتاق احمد گورمانی۔ مرتضےٰ رضا چودھری اور سردار امیر اعظم خاں کل بذریعہ ہوائی جہاز لاہور جا رہے ہیں۔ جہاں وہ سیلاب زدگان کی امداد اور آبادکاری پر صوبائی حکومت سے بات چیت کریں گے۔ ادھر لاہور کے قریب دریائے راوی میں پانی کم ہونا شروع ہو گیا ہے۔ اب شہر کو سیلاب سے جو خطرہ تھا۔ وہ دور ہو گیا ہے۔ دریا میں پانی آج پانچ انچ اتر گیا ہے۔ آج صبح شاہدرہ کے پل کے قریب دریا کی سطح ۵۰ء۱۵ فٹ تھی۔ اور پانی کا اخراج ایک لاکھ چالیس ہزار کیوسک تک پہنچ گیا تھا۔ لیکن اب اخراج میں بھی دس ہزار کیوسک کی کمی ہو گئی ہے۔ آج دریائے راوی کی سطح [illegible] کے تاریخی سیلاب سے ایک انچ زیادہ تھی۔ لیکن پھیلاؤ ۱۹۵۰ء کی نسبت بہت کم تھا۔ کیونکہ اس مرتبہ حفاظتی بند نے پانی کو پھیلنے سے روکے رکھا۔ (باقی صفحہ ۸ پر)

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی صحت

لاہور ۲۹ ستمبر۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی صحت کے متعلق اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ آج حضرت میاں صاحب کی عام طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی رہی مگر نقرس کی تکلیف ابھی باقی ہے۔

احباب حضرت میاں صاحب کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دردِ دل سے دعائیں جاری رکھیں۔

کومنتانگ جزیرہ پر چین کے فوجی دستوں کا حملہ

تائیپہ ۲۹ ستمبر۔ آج چین کے فوجی دستوں نے آبنائے فارموسا کے شمالی سرے پر ایک جزیرہ پر حملہ کرنے کی کوشش کی۔ یہ جزیرہ کیموئے کے جزیرہ سے ڈیڑھ سو میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ کومنتانگ حلقوں کا بیان ہے۔ کہ چین کے تقریباً پچاس جہازوں کے ایک بیڑے نے جزیرہ پر حملہ کرنے کی کوشش کی۔ لیکن کومنتانگ توپوں کی گولہ باری سے انہیں پسپا ہونا پڑا۔ اسی حملہ کی خبر سنکر امریکی ساتویں بیڑے کے تین فوجیں لے جانے والے جہازوں کو آبنائے فارموسا جانے کا حکم دے دیا گیا۔

نہری پانی کے متعلق بات چیت

اگلے ماہ ہو گی

نئی دہلی ۲۹ ستمبر۔ ہندوستان کے وزیر اعظم پنڈت نہرو نے آج پارلیمنٹ میں بتایا۔ کہ آئندہ ماہ واشنگٹن میں نہری پانی کے جھگڑے کے متعلق عالمی بنک کی نگرانی میں ہندوستان اور پاکستان کے درمیان بات چیت ہو گی۔ انہوں نے کہا۔ کہ اس بات چیت کے لئے عالمی بنک کے ماہروں نے راستہ ہموار کیا ہے۔ جو حال ہی میں ہندوستان اور پاکستان آئے تھے۔

جو سب سے پہلے پہلے ہند چینی سے واپس بلا لے۔

محکوم قوموں کی آزادی دنیا کے امن و سلامتی کیلئے بیحد ضروری ہے

جنرل اسمبلی میں چودھری محمد ظفر اللہ خاں کی تقریر

نیویارک ۲۹ ستمبر۔ وزیر خارجہ چودھری محمد ظفر اللہ خاں نے رات اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں تقریر کرتے ہوئے اقوام متحدہ پر زور دیا۔ کہ جو قومیں آزاد نہیں ہیں۔ انہیں خود مختاری دینے کی رفتار تیز کی جائے۔ کیونکہ ان قوموں کی محکومی سے دنیا کے امن اور سلامتی کو خطرہ ہے۔ انہوں نے کہا۔ کہ جن قوموں کو آزادی حاصل نہیں ہے۔ اگر انہیں آزادی دینے سے انکار کیا جائے۔ تو وہ تخریبی کارروائیاں کرنے پر مجبور ہو جاتی ہیں۔ جس سے دنیا کا امن اور سلامتی خطرہ میں پڑ جاتی ہے۔ چودھری محمد ظفر اللہ خاں نے کہا۔ کہ یہ بھی ضروری ہے۔ کہ کم ترقی یافتہ ملکوں کو اقتصادی امداد دی جائے۔ تاکہ دوسرے علاقوں کے شر پسند عناصر ان ملکوں میں داخل ہو کر انتشار نہ پھیلا سکیں۔ آپ نے کہا کہ ایٹمی طاقت کے پرامن استعمال کے متعلق پاکستان دوسری قوموں کے ساتھ مل کر کام کرنے کو تیار ہے۔ علاقائی دفاعی انتظام کے متعلق وزیر خارجہ نے کہا۔ کہ جب تک ان انتظامات کا مقصد جارحانہ کارروائیوں کی روک تھام کرنا ہے۔ کسی کو ان سے ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

مسافر گاڑی کے حادثہ میں

ایک سو اڑتالیس آدمی ہلاک

حیدرآباد دکن۔ ۲۹ ستمبر۔ حیدرآباد شہر سے ۶۵ میل کے فاصلہ پر ایک مسافر گاڑی کو دریا میں گرنے کا جو حادثہ پیش آیا تھا۔ تازہ اطلاعات کے مطابق اس میں ۱۴۸ آدمی ہلاک یا لاپتہ ہیں۔ سرکاری طور پر تہتر آدمیوں کے ہلاک ہونے کا اعلان کیا گیا ہے۔ ستر لاشیں مل چکی ہیں۔ پچھتر کا ابھی کوئی پتہ نہیں ہے۔ خیال ہے کہ وہ گاڑی کے دریا میں گرنے سے پانی کے تیز دھارے میں بہہ گئے۔ آج ہندوستانی پارلیمنٹ میں ریلوے کے وزیر لال بہادر شاستری نے کہا۔ کہ حادثہ کے وقت گاڑی میں ۳۱۹ مسافر موجود تھے۔

فرانسیسی فوجوں کی واپسی کا مطالبہ

سائیگاؤں ۲۹ ستمبر۔ ویٹ نام نے حکومت فرانس سے مطالبہ کیا ہے۔ کہ وہ اپنی فوجیں مارچ ۱۹۵۶ء

حسین فاطمی کے خلاف مقدمہ

شروع ہو گیا

تہران ۲۹ ستمبر۔ ایران کے سابق وزیر خارجہ حسین فاطمی کے خلاف آج فوجی عدالت میں مقدمہ شروع ہو گیا۔ حسین فاطمی کو سٹریچر پر ڈال کر عدالت میں لایا گیا۔

ایشیائی افریقی کانفرنس میں

چین کو بھی دعوت دی جائیگی

رنگون ۲۹ ستمبر۔ رنگون میں برما اور انڈونیشیا کے وزراء اعظم کی سہ روزہ بات چیت ختم ہو گئی۔ بات چیت کے خاتمہ پر ایک اعلان جاری کیا گیا جس میں کہا گیا۔ کہ دونو وزراء اعظم کا اس امر پر اتفاق ہو گیا ہے۔ کہ عالمی امن کے سوال پر ایشیائی افریقی کانفرنس جلد بلانے کی ضرورت ہے۔ انڈونیشیا کے وزیر اعظم نے اخبار نویسوں سے بات چیت کرتے ہوئے کہا۔ کہ ممکن ہے۔ اس کانفرنس میں چین کو بھی دعوت دی جائے۔

لندن ۲۹ ستمبر۔ آج لندن میں یورپ کے دفاع کے مسئلہ کے متعلق نو قوموں کا پھر اجلاس ہوا۔ اس سے پہلے وزیر اعظم فرانس مسٹر مانڈیز فرانس نے مغربی جرمنی کے چانسلر سے سار کے سوال پر بات چیت کی۔

ایڈیٹر روشن دین تنویر

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان ٹائمز پریس لاہور میں طبع کرا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

کلام النبی صلی اللہ علیہ وسلم

اللہ تعالیٰ نے ہر مومن پر زکوٰۃ فرض کی ہے

عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم لمعاذ ابن جبل حین بعثہ الی الیمن انک ستاتی قوماً اھل کتاب فاذا جئتھم فادعوھم الیٰ ان یشھدوا ان لا الٰہ الا اللہ وان محمداً رسول اللہ فان ھم اطاعوا لک بذالک فاخبرھم ان اللہ قد فرض علیھم صدقۃ توخذ من اغنیائھم فترد علیٰ فقرائھم فان ھم اطاعوا لک بذالک فایاک وکرائم اموالھم واتق دعوۃ المظلوم فانہ لیس بینہ وبین اللہ حجاب (صحیح بخاری)

ترجمہ۔ حضرت ابن عباس کہتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے معاذ ابن جبل کو یمن میں بھیجا تو انہیں فرمایا تم ایک ایسی قوم کے پاس جاتے ہو جو اہل کتاب ہے جب وہاں پہنچو تو ان کو پہلے اس بات کی دعوت دو۔ کہ وہ خدا کو ایک مانیں اور اس کا کوئی شریک نہ ٹھہرائیں۔ اور یہ کہ محمدؐ اللہ کے رسول ہیں۔ جب وہ اس بات میں تمہاری اطاعت کریں تو انہیں بتانا کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر زکوٰۃ مقرر کی ہے۔ جو ان کے مالدار لوگوں سے لی جاتی ہے اور غریب لوگوں میں تقسیم کی جاتی ہے۔ جب وہ اس بات کی اطاعت کریں۔ تو زکوٰۃ میں ان کے عمدہ اور اعلیٰ مال لینے سے پرہیز کرنا اور مظلوم کی بددعا سے بچنا کیونکہ اس کے اور اللہ کے درمیان کوئی روک نہیں ہے۔

مشرقی بنگال کے سیلاب زدگان کے لئے

کم سے کم وقت میں چندہ جمع کر کے مرکز میں بھجوا دیجئے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خطبہ جمعہ فرمودہ ۲ ستمبر ۱۹۵۴ء میں سیلاب زدگان مشرقی بنگال کی امداد کی تحریک فرما چکے ہیں۔ اس تحریک کے نتیجہ میں احباب کی طرف سے اگرچہ چندہ وصول ہونا شروع ہو گیا ہے۔ مگر رفتار وصولی نہایت سست ہے۔ نیز بعض جماعتیں احباب سے وعدے لے کر بھجوا رہی ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ احباب جماعت کی اکثریت نے اس تحریک کی نوعیت کو اچھی طرح نہیں سمجھا۔ کیونکہ مصیبت زدگان کی امداد کے لئے روپیہ کی فوری ضرورت ہے۔ چنانچہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ خطبہ جمعہ مذکور میں فرماتے ہیں کہ:۔

"اگر کوئی شخص غرق ہو رہا ہو تو یہ نہیں ہوتا کہ دیکھنے والا کہے کہ پہلے میں تیراکی کے فن میں مہارت حاصل کر لوں۔ پھر اس غرق ہونے والے کی مدد کروں گا۔ بلکہ اس وقت جس کو بھی تیرنا آتا ہو وہ اس کی مدد کے لئے کود پڑتا ہے۔ اسی طرح مصیبت میں بھی لمبا وعدہ درست نہیں۔ جو کچھ دینا ہے دس پندرہ دن کے اندر ادا کر دو۔"

امراء، پریذیڈنٹ صاحبان اور سیکرٹریان مال کی خدمت میں التماس ہے کہ حضور کے مندرجہ بالا ارشاد کی تعمیل میں وہ چندہ سیلاب زدگان مشرقی بنگال کی فراہمی میں پوری محنت اور زور سے کام لیں۔ اور کم از کم وقت میں اس چندہ کا روپیہ جمع کر کے مرکز میں بھجوا دیں۔ (ناظر بیت المال)

احباب محتاط رہیں

ایک لڑکا جس کا اصل نام محمد ادریس عرف فانی ہے عمر تقریباً ۱۹ سال قد لمبا، جسم پتلا۔ بش شرٹ در پتلون پہنے ہوئے ہے۔ مختلف جماعتوں میں اپنے مختلف نام بتا کر احباب جماعت سے مختلف بہانوں سے امداد کے لئے روپیہ مانگتا ہے۔ احباب اس سے محتاط رہیں۔ (ناظر امور عامہ)

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

متقی بنے بغیر خدا تعالےٰ کی نصرت حاصل نہیں ہو سکتی

"بہت دفعہ خدا کی طرف سے الہام ہوا کہ تم لوگ متقی بن جاؤ۔ اور تقوے کی باریک راہوں پر چلو تو خدا تمہارے ساتھ ہوگا۔ فرمایا اس سے میرے دل میں بڑا درد پیدا ہوتا ہے کہ میں کیا کروں۔ کہ ہماری جماعت سچا تقوے و طہارت اختیار کرلے۔ پھر فرمایا کہ میں اتنی دعا کرتا ہوں کہ دعا کرتے کرتے ضعف کا غلبہ ہو جاتا ہے۔ اور بعض اوقات غشی اور ہلاکت تک نوبت پہونچ جاتی ہے۔ فرمایا جب تک کوئی جماعت خدا تعالےٰ کی نگاہ میں متقی نہ بن جائے۔ خدا تعالےٰ کی نصرت اس کے شامل حال نہیں ہو سکتی۔ فرمایا تقوےٰ خلاصہ ہے تمام صحف مقدسہ اور توریت و انجیل کی تعلیمات کا۔ قرآن کریم نے ایک ہی لفظ میں خدا تعالےٰ کی عظیم الشان مرضی اور رضا کا اظہار کر دیا ہے۔" (ملفوظات)

متاعِ دیدۂ گریاں نہیں تو کچھ بھی نہیں

طوافِ کوچۂ جاناں نہیں تو کچھ بھی نہیں
متاعِ دیدۂ گریاں نہیں تو کچھ بھی نہیں

وہ حادثہ کہ جسے کائنات کہتے ہیں
دلیلِ ہستیٔ یزداں نہیں تو کچھ بھی نہیں

یہ کوہسار، یہ صحرا، یہ نیلگوں افلاک
سجودِ شب سے درخشاں نہیں تو کچھ بھی نہیں

یہ اقتدار کے رسیا یہ زر کے متوالے
ترے حرم کے نگہباں نہیں تو کچھ بھی نہیں

عروجِ آدمِ خاکی عجب سہی لیکن
علاجِ تلخیٔ دوراں نہیں تو کچھ بھی نہیں

وہ زندگی جو بھٹکتی ہے خارزاروں میں
تری نظر سے گلستاں نہیں تو کچھ بھی نہیں

نہ ذوقِ وصل میسّر نہ لطفِ تنہائی
کشاکشِ غمِ ہجراں نہیں تو کچھ بھی نہیں

مبشر احمد راجیکی

اظہارِ تشکر و امتنان

از حضرت بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی مقیم قادیان

ارشاد نبوی ہے کہ من لم یشکر الناس لم یشکر اللہ۔ جس کی تعمیل میں میں اہل ربوہ کا دلی شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں جنہوں نے مجھ درویش مسافر سے نہایت درجہ محبت و مودت بلکہ احسان کا سلوک فرمایا جبلت القلوب علی حب من احسن الیھا میں اصل الاصول کا بیان موجود ہے۔ چنانچہ میرا دل بھی میرے ان تمام محسن بھائیوں کے لئے محبت سے بھرپور رہے جنہوں نے دوران قیام ربوہ مجھ سے احسان و مروت کا سلوک فرمایا جزاھم اللہ تعالیٰ فی الدنیا والآخرہ آمین

میں دل کی گہرائیوں سے تمام اہل ربوہ مقدسہ کے لئے بھلائی بہبودی اور حصول رضاء الٰہی کی دعائیں کرتا ہوں۔ اور میں نے تمام احباب کی طرف سے درویشان قادیان کی خدمت میں ان کا سلام و پیغام اور درخواست دعا پہنچا دی ہے۔ اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے سب کے نیک و پاک مقاصد و ارادے اور مرادیں بر لائے آمین

خاکسار۔ عبدالرحمٰن قادیانی از دارالمسیح قادیان

ہر صاحبِ استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے اور زیادہ سے زیادہ اپنے غیر احمدی دوستوں کو پڑھنے کے لئے دے

روزنامہ الفضل لاہور
مورخہ ۳۰ ستمبر ۱۹۵۲ء

302

اسلام

اسلام کا خدا تعالیٰ رب العالمین ہے کسی ایک ملک یا قوم کا رب نہیں۔ اسلام کا رسول رحمۃ للعالمین ہے۔ کسی ایک ملک یا قوم کا رسول نہیں۔ اسی طرح اسلام کی الکتاب رحمۃ للعالمین ہے کسی ایک ملک یا قوم کی کتاب نہیں۔ اسلام کو نہ عربوں سے خاص تعلق ہے۔ اور نہ عجمیوں سے خاص تعلق ہے۔ نہ مشرق کے رہنے والوں سے اور نہ مغرب کے رہنے والوں سے۔ نہ شمالیوں سے اور نہ جنوبیوں سے۔ نہ گوروں سے اور نہ کالوں سے۔ نہ زرد رنگ والوں سے اور نہ سرخ رنگ والوں سے۔ اس کو نہ ایشیا سے کوئی خاص تعلق ہے۔ اور نہ یورپ سے نہ افریقہ سے نہ امریکہ سے اور نہ جزائر سے۔ اسلام کا خدا تعالیٰ سب کا خدا تعالیٰ ہے۔ اسلام کا رسول سب کا رسول ہے۔ اسلام کی الکتاب سب کی الکتاب ہے۔ الغرض اسلام سب ممالک اور سب اقوام کی مشترکہ ملکیت ہے جس ملک یا جس قوم کا فرد اس کے اصولوں کو اپنانا چاہتا ہے کوئی اس کو روک نہیں سکتا۔ اور جس کو یہ روشنی ملی ہے اس کا فرض ہے کہ خود بھی اس روشنی سے فائدہ اٹھائے اور دوسروں کے چراغ بھی روشن کرے۔ الغرض اسلام پر کسی کا اجارہ نہیں۔

اسلام نے بزرگی کے لئے تمام امتیازات کو یک لخت مٹا کر سب کے لئے ایک ہی معیار مقرر کر دیا ہے۔ اور وہ ہے

ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم۔

یعنے تم میں سے بڑا وہ ہے جو تقوے میں بڑا ہے۔ تمام امتیازات خواہ ملکی ہوں یا سیاسی۔ قومی ہوں یا قبائلی۔ لونی ہوں یا نسلی۔ الغرض ہر قسم کے امتیازات کوئی وقعت نہیں رکھتے۔ سب لوگ یکساں طور پر انسان ہیں۔

اسلام کی یہی تعلیم تھی جس نے حبشی بلال رضؓ کو قریش سرداروں کا آقا بنا دیا۔ جس نے اپنی گئی گزری حالت میں بھی مسلمانوں کو اتنا متاثر کئے رکھا کہ غلام بادشاہ بن گئے کسی کو جرأت نہ ہوئی کہ ان کے قبیلہ یا نسل یا رنگ میں نقص نکالتا۔

اسلام ایک نور ہے جو تمام دنیا کو منوّر کرنے کے لئے آسمان سے اترا ہے۔ جو ہر قسم کی ظلمت کو مٹانے کے لئے نازل ہوا ہے۔ جو تمام بتوں کا قلع قمع کرنے کے لئے ظہور پذیر ہوا ہے۔

هو الذی ارسل رسوله بالهدیٰ و دین الحق لیظهره علی الدین کله

اسلام کا رسول اور اسلام کی الکتاب اسی لئے دنیا میں بھیجی گئی ہے۔ کہ دنیا کے تمام اندھیروں کو مٹا دے۔ تا کہ اللہ تعالیٰ کا نور ساری دنیا پر چھا جائے۔ ساری دنیا پر۔ صرف عرب پر نہیں صرف ایران پر نہیں۔ صرف شام و عراق اور مصر و تیونس پر نہیں۔ صرف پاکستان اور انڈونیشیا پر نہیں بلکہ تمام دنیا پر۔ دنیا کے تمام کناروں پر اس کا پرچم لہرائے۔ تمام زمینیں اللہ تعالیٰ کی سجدہ گاہ بن جائیں۔ تمام لوگ خدا پرست بن جائیں۔ اور ان ہدایات کے مطابق زندگی بسر کریں۔ جو اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب پاک پر وحی کر کے قرآن پاک کی صورت میں اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاک اسوۂ حسنہ میں ظاہر فرمائی ہیں۔ تا کہ یہ دنیا واقعی امن کا گھر دنیا بن جائے۔ وہ جنت بن جائے جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام پاک میں بار بار فرمایا ہے

اس لئے جیسا کہ ہم نے کہا ہے جس کو یہ نور ملے اس کا فرض ہے کہ چراغ سے چراغ روشن کرتا چلا جائے۔ تا آنکہ یہ نور قوموں اور ملکوں کے حدود سے نکل کر تمام دنیا میں پھیل جائے۔ اسلام واقعی اللہ تعالیٰ کا نور ہے جو تمام دنیا میں پھیلنا چاہتا ہے۔ تمام اندھیروں کو دنیا سے مٹانا چاہتا ہے۔ دنیا میں ہزارہا قسم کے اندھیرے پھیلے ہوئے ہیں۔ قومی اور نسلی تفاخر۔ قبائلی عصبیتیں۔ عقلیتی خام خیالیاں۔ ہزارہا قسم کی جہالتیں ہیں۔ جو اللہ تعالیٰ کے نور کے راستہ میں حائل ہونا چاہتی ہیں۔ فلسفے ہیں۔ خیالی اور عملی سائنس کے کرشمے ہیں۔ مذہبی توہمات ہیں۔ ہزاروں قسم کے بُت ہیں جو انسانوں نے بنائے ہوئے ہیں۔ جو انسانوں نے جذبات اور عقل کے غلط استعمال سے گھڑے ہوئے ہیں۔

ان سب اندھیروں کو دُور کرنا ہے۔ ان سب بتوں کو توڑنا ہے۔ اور حقیقت یہ ہے کہ جب سے اسلام کی بعثت ہوئی ہے۔ ان تمام اندھیروں اور ان تمام بُت خانوں میں بھاگڑ مچی ہوئی ہے۔ نور کی شعاعیں تاریکیوں کے جگر چیر چیر کر نکل رہی ہیں۔ لیکن آنکھیں چونکہ اندھیروں سے مانوس ہو چکی ہیں۔ ان شعاعوں کے منبع کی طرف نگاہیں اٹھتے خیرہ ہو ہو جاتی ہیں۔ مگر نور رک نہیں سکتا۔ اس لئے دانشمند ان کو اپنی دانشمندیوں کی طرف منسوب کر رہے ہیں۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ اسلام کی بعثت سے پہلے ان کی دانشمندیاں صرف اندھیروں میں ٹامک ٹوئیے کھاتی پھر رہی تھیں۔

فسادات پنجاب کی تحقیقاتی عدالت نے اپنی رپورٹ میں لکھا ہے۔

"سورۃ الکافرون تیس الفاظ پر مشتمل ہے۔ اس کی کوئی آیت چھ الفاظ سے زیادہ کی نہیں۔ اس سورۃ میں وہ بنیادی خصوصیت واضح کی گئی ہے۔ جو کردار انسانی میں ابتدائے آفرینش سے موجود ہے۔ اور "لا اکراہ" والی آیت میں جس کا متعلقہ حصہ صرف نو الفاظ پر مشتمل ہے۔ ذہن انسانی کی ذمہ داری کا قاعدہ ایسی صحت کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ کہ اس سے بہتر صحت ممکن نہیں۔ یہ دونوں متن جو الہام الٰہی کے ابتدائی دور سے تعلق رکھتے ہیں انفرادی اجتماعی حیثیت سے اس اصول کی بنیاد و اساس ہیں۔ جس کو معاشرۂ انسانی نے صدیوں کی جنگ و پیکار اور نفرت و خونریزی کے بعد اختیار کیا ہے۔ اور قرار دیا ہے کہ یہ انسان کے اہم ترین بنیادی حقوق میں سے ہے۔" (اردو) رپورٹ مذکور صفحہ ۲۳۸

پھر اسی رپورٹ میں آگے چل کر فاضل ججوں نے فرمایا ہے۔ "مکی سورتوں میں مندرجہ ذیل آیات میں وہ بلند ترین اور پاکیزہ اصول پیش کیا گیا ہے جس کا دھندلا سا تصور اب کہیں جا کر بین الاقوامی قانون دانوں کو نظر آنے لگا ہے۔" (اردو) (رپورٹ مذکور صفحہ ۲۴۳)

ٹوٹے ہوئے دلوں کو سہارے اُسی کے ہیں

یہ سورج اور یہ چاند ستارے اُسی کے ہیں
ہر سو تڑپ رہے یہ شرارے اُسی کے ہیں

بادِ نسیم۔ تختۂ سبزہ۔ خرامِ جُو
چھیڑے ہوئے یہ زمزمے سارے اُسی کے ہیں

ڈالی ہوئی ہے رُخ پہ تجلّی قرنقاب
لالہ و گُل میں شوخ اشارے اُسی کے ہیں

کشتی کو پار اُتار دے یا تہہ میں ڈوب دے
گرداب ہیں اُسی کے کنارے اُسی کے ہیں

تابِ نگاہِ یار کی تنویر لاف ہیچ
ٹوٹے ہوئے دلوں کو سہارے اُسی کے ہیں

درخواستِ دُعا

میرے والد محترم شیخ محمد دین صاحب مختار عام صدر انجمن احمدیہ ربوہ کا Enlarge Prostate کا دوسرا اپریشن مورخہ یکم اکتوبر کو ہو رہا ہے۔
احباب جماعت اپریشن کی کامیابی کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔
شیخ فضل احمد گورنمنٹ کنٹریکٹر ۸۹ انارکلی لاہور

کسی شخص کی برائی بیان کرنا کن صورتوں میں جائز ہے؟

کسی کی عدم موجودگی میں اس کا عیب بیان کرنا اور اس کے متعلق کوئی ایسا ذکر کرنا جسے اگر وہ سن لے تو تکلیف محسوس کرے۔ اسے اسلامی اصطلاح میں غیبت کہا جاتا ہے۔ جس سے قرآن کریم نے روکا ہے۔ کیونکہ اس سے آپس کے تعلقات کشیدہ ہو جاتے۔ اور ایک دوسرے کا بغض دلوں میں بیٹھ جاتا ہے۔ لیکن ہر قانون اپنے ساتھ بعض استثنائی امور بھی رکھتا ہے۔ جنہیں پیش آمدہ حالات کے وقت نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ اسی اصل کے ماتحت گو اسلامی شریعت نے دوسرے کا اس کی عدم موجودگی میں عیب بیان کرنا بہت بڑا گناہ قرار دیا ہے۔ مگر پھر بھی بعض صورتیں ایسی رکھی ہیں۔ جن میں اصلاحِ قوم یا اصلاحِ افراد کے نقطۂ نگاہ سے ذمہ دار افسروں اور بدی کا استیصال کرنے والے حکام کے پاس کسی کی برائی بیان کرنے کو جائز قرار دیا ہے۔ اس لئے نہیں جیسا کہ بعض لوگ سمجھتے ہیں۔ کہ اس صورت میں غیبت جائز ہو جاتی ہے۔ بلکہ اس لئے کہ اس وقت اصلاح قوم یا اصلاحِ افراد کا اہم مقصد پیش نظر ہوتا ہے۔ اور اس کے لئے کسی ایک فرد کی تکلیف کی پروا نہیں کی جا سکتی۔ جب قومی مفاد یا انفرادی یا اجتماعی ترقی کا سوال نہ ہو۔ اس وقت تو کسی ایک شخص کے دل کو بھی اس رنگ میں ٹھیس پہنچانا جائز نہیں ہو سکتا۔ لیکن جب ایک طرف قوم کے مفاد کا سوال ہو۔ لوگوں کی اصلاح کا سوال ہو۔ افراد کے حقوق کا سوال ہو۔ تو اس وقت ہر کہ و مہ کے سامنے نہیں بلکہ اولوا الامر کے سامنے کسی کا عیب بیان کرنا شریعت اسلامی جائز قرار دیتی ہے چنانچہ اللہ تعالےٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔ لا یحب اللّٰہ الجہر بالسوء من القول الا من ظلم اللہ تعالےٰ یہ پسند نہیں کرتا۔ کہ کسی کی بدی کا ذکر کیا جائے۔ ہاں جو مظلوم ہو۔ اسے حق حاصل ہے۔ کہ وہ ظلم کے اندفاع کے لئے افسران متعلقہ کی طرف رجوع کرے۔ ایک شخص کی چوری کا ہو جاتی ہے۔ یا وہ کسی کے پاس امانت رکھتا ہے۔ اور وہ اس میں خیانت سے کام لیتا ہے۔ تو ایسی صورت میں اگر وہ قاضی کے سامنے مقدمہ پیش کرتا۔ اور دوسرے کی برائی بیان کرتا ہے۔ تو یہ بالکل جائز ہوگا۔ پھر بعض دفعہ کسی کے عیب کی کسی ایسے شخص کو اطلاع دینا بھی جائز ہوتا ہے۔ جس کے متعلق اسے یقین ہو۔ کہ اس کی مساعی سے وہ عیب دور ہو سکتا ہے۔ مثلاً اگر کسی کے بچے میں کوئی نقص ہو۔ تو اس کے باپ کو اطلاع دینا یا امامِ وقت کے حضور کسی کی ایسی شکایت پہنچانا جس کا اثر دور رس ہو۔ ہرگز غیبت میں شمار نہیں ہوگا۔

احادیث میں آتا ہے۔ حضرت معاذؓ کا معمول تھا۔ کہ آپ بہت لمبی نماز پڑھاتے۔ ایک دفعہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت میں ایک شخص نے شکایت کی۔ کہ معاذؓ بہت لمبی نماز پڑھاتے ہیں۔ اور ہم کاروباری آدمی ہیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حضرت معاذ کو بلا کر نصیحت فرمائی۔ کہ لمبی نماز نہ پڑھایا کریں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت میں اس شخص کا حضرت معاذؓ کی شکایت پہنچانا غیبت نہیں تھا۔ کیونکہ لمبی نماز پڑھانے کا عام لوگوں پر بُرا اثر پڑ رہا تھا۔ اور اس نے چاہا۔ کہ یہ شکایت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تک پہنچائے۔ جو ان کو روکنے کی طاقت رکھتے تھے۔ پس اسی رنگ میں امام وقت۔ یا کسی اور ذمہ دار افسر کے پاس کسی کی کوئی ایسی شکایت پہنچانا جس کے اثرات وسیع ہوں۔ غیبت نہیں ہوتا۔

اسی طرح فتویٰ دریافت کرنے کے لئے اگر مجبوراً کسی شخص کا کوئی عیب بیان کرنا پڑے۔ تو بیان کیا جا سکتا ہے۔ گو استفتا کی صورت میں معین نام لینے کی بجائے زیادہ بہتر یہی ہوتا ہے۔ کہ کسی کا نام نہ لیا جائے۔ لیکن اگر کوئی لے لے۔ تو یہ ناجائز نہیں ہوگا۔ حدیثوں میں آتا ہے۔ ابوسفیان کی بیوی رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ اور عرض کیا یا رسول اللہ ابوسفیان سخت بخیل ہے۔ اخراجات کے لئے گھر کے لئے پورا روپیہ پیسہ نہیں دیتا۔ کیا یہ جائز ہوگا کہ ایسی حالت میں بغیر ان کی اطلاع کے ان کے مال میں سے کچھ لے لیا کروں۔ آپ نے فرمایا۔ ہاں لے لیا کرو۔ اسی طرح حدیثوں میں آتا ہے۔ ایک شخص نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ فلاں عورت نمازیں بہت پڑھتی ہے۔ روزے بہت رکھتی ہے۔ مگر اپنے ہمسایوں کو تکلیف دیتی ہے۔ آپ نے فرمایا۔ تب وہ دوزخی ہے۔ پھر اس نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ فلاں عورت نمازیں بھی پڑھتی ہے۔ روزے بھی رکھتی ہے۔ اور ہمسایوں کو تکلیف بھی نہیں دیتی۔ آپؐ نے فرمایا وہ جنتی ہے۔ پہلے واقعہ میں ابوسفیان کی بیوی نے ایک فتوےٰ حاصل کرنے کے لئے اور دوسرے واقعہ میں اس صحابی نے ایک عام سبق حاصل کرنے کے لئے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت میں بعض کے عیوب بیان کئے۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ان کو منع نہیں فرمایا۔ کہ تم غیبت کر رہے ہو۔ جس سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ ایسے حالات میں اگر کسی کا عیب بیان کرنا پڑے۔ تو وہ جائز ہوگا۔ پھر اگر کوئی ٹھگ اور دھوکے باز ہو۔ لوگوں سے جھوٹ بول کر روپیہ بٹورنے کا عادی ہو۔ قرض لے لیتا ہو اور پھر واپس نہ کرتا ہو۔ اور ہر روز ایک نئے شکار کی تلاش میں رہتا ہو۔ تو ایسے شخص کی دھوکہ بازیوں سے لوگوں کو آگاہ کرنے کے لئے اس کا عیب بیان کرنا جائز ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں۔ اترعبون عن ذکر الفاجر بما فیہ اھتکوہ حتی یعرفہ الناس اذکروہ بما فیہ حتی یحذرہ الناس۔ (احیاء العلوم) یعنی کیا تم فاجر کا ذکر کرنے سے گھبراتے ہو۔ اسی کو لوگوں کے سامنے لاؤ۔ اور اس کے عیوب بیان کرو۔ تاکہ لوگ اسے پہچان لیں۔ اور اس سے بچیں۔ اسی طرح رشتہ ناطہ اور خرید و فروخت کے معاملہ میں اگر کسی کا کوئی عیب بیان کرنا پڑے۔ تو وہ جائز ہوتا ہے۔ احادیث میں آتا ہے۔ فاطمہ بنت قیس کو جب ابوعمرو بن حفص نے طلاق دی۔ تو انہیں حضرت معاویہ بن ابی سفیان اور ابوجہم کی طرف سے نکاح کا پیغام پہنچا۔ وہ مشورہ کے لئے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا۔ معاویہ تو غریب آدمی ہیں۔ اور ابوجہم اپنے کندھے سے لاٹھی نہیں اتارتا۔ یعنی عورتوں کو مارنے کا عادی ہے۔ تم اسامہ بن زید کے ساتھ نکاح کر لو۔ پھر اسلامی مفاد اور دین کی بہبودی کے لئے اگر کسی کا کوئی عیب بیان کرنا پڑے۔ تو اس میں بھی کوئی حرج کی بات نہیں ہوتی۔ جیسے محدثین لکھتے ہیں۔ کہ فلاں شخص کو جھوٹ بولنے کی عادت ہے۔ یا فلاں راوی کا حافظہ کمزور ہے۔ یا فلاں میں وضع حدیث کی عادت پائی جاتی ہے۔ یا فقہاء لکھتے ہیں۔ کہ فلاں کتاب غیر معتبر ہے۔ فلاں کا مؤلف معتزلی ہے۔ اور اس لئے اس کا قول باطل ہے۔ یا فلاں نے اپنی کتاب میں ضعیف اور کمزور روایات کو بھی شامل کر لیا ہے۔ ایسا لکھنا جائز ہے۔ کیونکہ اس سے دین کو تقویت پہنچتی ہے۔ اور لوگ پہچان جاتے ہیں۔ کہ اچھی اور بُری بات کونسی ہے۔

اسی طرح کسی زندہ یا مردے کا اس طرح ذکر کرنا کہ اس نے فلاں فعل کیا۔ جس کی اسے یہ سزا ملی جائز ہے۔ کیونکہ اس طرح لوگوں کو عبرت حاصل ہوتی ہے۔ ایک شخص بدکاری کرتا ہے۔ اور اسے آتشک ہو جاتی ہے۔ اب اگر کسی مجلس میں کہا جائے۔ کہ فلاں کو دیکھو اسے افعال بد کے نتیجہ میں آتشک ہو گئی ہے۔ تو یہ جائز ہوگا۔ کیونکہ اس طرح لوگوں کو افعال بد سے نفرت پیدا ہوتی ہے۔ اسی طرح یہ کہنا کہ فلاں شخص خدا کے حضور قابلِ مواخذہ ہے کیونکہ وہ اپنا مال خدا تعالےٰ کی راہ میں خرچ نہیں کرتا۔ بشرطیکہ نیت یہ ہو۔ کہ لوگ اس مذموم صفت سے بچیں جائز ہے۔ حدیثوں میں بھی اس کی مثال پائی جاتی ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ایک دفعہ قبرستان میں سے گزر رہے تھے۔ کہ دو قبروں کے پاس ٹھیر گئے۔ اور فرمایا۔ ان دونوں قبر والوں کو عذاب دیا جا رہا ہے۔ ایک تو اس لئے کہ وہ چغل خوری کی عادت رکھتا تھا۔ اور دوسرے کو اس لئے کہ وہ پیشاب کرتے وقت اس کے چھینٹوں سے اپنے کپڑے نہیں بچاتا تھا۔ بعض جگہ یہ آتا ہے کہ وہ پیشاب کرتے وقت پردا نہیں کرتا تھا۔ اور لوگوں کے سامنے ستر کھول دیتا تھا۔ اس سے ثابت ہوا۔ کہ لوگوں کو عبرت دلانے کے لئے کسی کے عیب کا ذکر جائز ہے۔

یہ چند صورتیں کسی کی بدی کو بیان کرنے کی قرآن و احادیث سے ثابت ہیں۔ ممکن ہے بعض اور صورتیں بھی ہوں۔ لیکن پھر بھی اس امر سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ کہ مجالس میں دل لگی کے طور پر دوسرے کے عیوب بیان کرنا بہت بڑا گناہ اور اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھانے کے مترادف ہے۔ جس سے ہر شخص کو بچنے کی انتہائی کوشش کرنی چاہیئے۔

ضروری اعلان

پاکستان کے باہر ایک علاقہ میں پاکستانی ٹیچروں کی ضرورت ہے۔ تنخواہ نہایت معقول اس کے علاوہ پراویڈنٹ فنڈ پنشن اور رخصتیں بڑے فراخ پیمانہ پر۔ درخواست کنندگان ایم۔اے یا بی۔اے۔ بی ٹی جن کا انگریزی زبان کا علم خاصہ ہو۔ اور اچھی طرح لکھ بول سکتے ہوں۔ محض بی۔اے بھی درخواست دے سکتے ہیں۔ بشرطیکہ انگریزی کی قابلیت خاطر خواہ ہو۔ درخواستیں ۷/ اکتوبر ۱۹۵۴ء تک بنام کا خانہ خالی چھوڑ کر پرنسپل تعلیم الاسلام کالج ربوہ آنی چاہئیں۔ کافی تعداد درخواستوں کی صورت میں اس امر کی بھی حتی الوسع کوشش کی جائے گی۔ کہ انٹرویو ربوہ میں ہو جائے۔ تاکہ بصورت منظوری جانے کا کرایہ بھی مل جائے۔ احمدی نوجوانوں کے لئے بڑا عمدہ موقع ہے۔ یہ یاد رہے۔ کہ شرح تنخواہ پاکستان کی نسبت اڑھائی سہ گنا تک ہوگی۔ اور دیگر فوائد اس کے علاوہ۔ ہر تین سالہ تجربہ کے لئے دو ترقیاں ملیں گی۔ اور ہر پانچ سال بعد سیکنڈ کلاس کا واپسی ٹکٹ ملے گا۔ امیدوار کی عمر ۳۰ سال تک ہو۔ (ناظر تعلیم و تربیت ربوہ)

درخواست دعاء

خاکسار کی اہلیہ چند دنوں سے بعارضہ بخار و نمونیا شدید بیمار ہے۔ بزرگان سلسلہ کی خدمت میں درخواست ہے۔ کہ وہ [illegible] شفائے کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار محمد صدیق کاتب الفضل لاہور

حفظانِ صحت

جسمِ انسانی پر غذا کا کیمیاوی عمل

از مکرم چودھری نذیر احمد صاحب ایم۔ ایس۔ سی ربوہ

ہمیں معلوم ہے کہ جب تک ہم زندگی کی پچیس بہاریں نہیں دیکھ پاتے۔ ہمارے جسم کے بڑھنے اور نشوونما پانے کا عمل برابر جاری رہتا ہے۔ اس عمل کے دوران میں اور بعد ازاں زندگی بھر جسم کا کوئی نہ کوئی حصہ ہر وقت کام میں مشغول رہتا ہے۔ دل دھڑکتا ہے۔ اور خون کو جسم کے ہر حصہ میں پہنچاتا ہے۔ اسی طرح پھیپھڑے ہوا میں سے سانس کے ذریعہ آکسیجن لیتے ہیں۔ جس کے بغیر ہماری زندگی محال ہے۔ اور منہ اور نتھنوں کے راستے کاربن یعنی نقصان دہ گیسیں باہر نکالتے ہیں۔ معدہ اور انتڑیاں خوراک ہضم کرتی ہیں اور اس طرح خون کی نالی کو وہ تمام اشیاء مہیا کرتی ہیں۔ جن کا ہمارے جسم کے بڑھنے، صحت کے برقرار رکھنے اور کام کے عمدگی سے سرانجام دینے میں خاص دخل ہے۔ بادل، گردے اور جلد فضلات خارج کرتے ہیں۔ دماغ جسم کی حرکات کو کنٹرول کرتا ہے۔ اور اعصاب اعضاء کو حرکت میں لاتے ہیں۔ اس تمام کام اور حرکت کے نتیجہ میں جسم متواتر گھستا اور ٹوٹتا پھوٹتا رہتا ہے۔ اس لئے اس کو اس کمی کی تلافی کی ضرورت رہتی ہے۔

جس طرح ایک انجن کوئلے یا تیل کے بغیر نہیں چل سکتا۔ ٹھیک اسی طرح جسم انسانی کے واسطے کسی نہ کسی غذا کی ضرورت ہوتی ہے۔ یہ غذا جسم کے اندر ایندھن کا کام دیتی ہے اور انجن کے کوئلے یا تیل کی طرح اندر ہی اندر طاقت اور قوت پیدا کرتی ہے۔ جس طرح کوئلہ یا تیل نہ ملنے سے انجن بالآخر ٹھنڈا ہو کر رک جاتا ہے۔ بالکل اسی طرح غذا کے مسلسل نہ ملنے سے انسان زندہ نہیں رہ سکتا۔

الغرض ہماری غذا کا پہلا مقصد یہ ہے۔ کہ وہ ہمارے جسم کی نشوونما اور تکان وغیرہ کی تلافی کے لئے مناسب سامان مہیا کرے۔ دوسرا مقصد جو غذا کو پورا کرنا چاہیئے۔ یہ ہے کہ وہ جسم کے لئے ایسے تمام سامان فراہم کرے۔ جن سے وہ روزمرہ کے کام سرانجام دینے کے لئے مطلوبہ قوت پیدا کر سکے۔ غذا کے اور بھی کئی ایک مقاصد ہیں۔ لیکن وہ سب کے سب مذکورہ دو مقاصد کے تحت ہیں۔ القصہ ہم غذا کو نہ صرف اس لئے کھاتے ہیں کہ ہم زندہ رہ سکیں اور اپنے مفوضہ امور سے کما حقہٗ عہدہ برآ ہو سکیں بلکہ اس لئے بھی کہ ہم اپنی جنسی طاقتوں کو جس کا نسلِ انسانی کی بقاء میں اساسی دخل ہے۔ بدرجہ اتم قائم رکھ سکیں۔

ہماری غذا میں پروٹین (گوشت بنانے والے اجزاء) کاربوہائیڈریٹس (شکری اجزاء) وٹامن حیاتین اور مختلف قسم کے معدنی نمک شامل ہوتے ہیں۔ ان میں سے چربی اور کاربوہائیڈریٹس کو کبھی قوت پیدا کرنے والے غذائی اجزاء بھی کہا جاتا ہے۔ کیونکہ وہ بدن میں انجن کے کوئلے کی طرح جلتے اور گرمی پیدا کر کے قوت بہم پہنچاتے ہیں۔ جو ہماری زندگی کی بقاء کے لئے نہایت ضروری ہے۔ پروٹین ہمارے جسم کے گھسے ہوئے اور زخم خوردہ حصص کو بحال کرنے اور نشوونما کے عمل کو قائم رکھنے کے علاوہ کسی حد تک قوت بھی پیدا کرتے ہیں۔ اگرچہ وٹامن اور معدنی نمک سے کچھ زیادہ قوت حاصل نہیں ہوتی تاہم جسم کے تمام حصوں کو اپنا اپنا کام ٹھیک انجام دینا اور ہماری صحت کو برقرار رکھنے کے لئے ان کی موجودگی بھی نہایت ضروری ہے

زندہ رہنے اور اچھی طرح زندگی گزارنے کے لئے انسانوں کو بھی حیوانات کی طرح ان اجزاء یا چیزوں کی کافی مقدار چاہیئے۔ اسلئے وہی غذا ہر حیثیت سے مکمل کہی جائے گی۔ جس میں یہ تمام اجزاء مناسب اور موزون مقدار و نسبت میں موجود ہوں گے۔ اگر ان کی مقدار یا نسبت میں ایک لمبے عرصہ کے لئے کمی بیشی ہو جائے۔ تو صحت اور تندرستی قائم نہیں رہ سکتی۔

پروٹین (گوشت پوست بنانے والے اجزاء)

پروٹین کا لفظ ایسے تمام اجسام کے لئے بولا جاتا ہے۔ جن سے حیوانی بافتیں (Tissues) اور پودوں کے خانوں (Cells) کے نہایت ضروری اجزا بنتے ہیں۔ یہ بہت ہی پیچیدہ مرکبات یا مرکبات کے آمیزے ہوتے ہیں۔ جن کی پہچان کیمیاوی عمل سے کی جاتی ہے۔ ان سب میں نائٹروجن بطور ضروری جزو پائی جاتی ہے جو جسم کے نشوونما کے دوران میں لکھو کھہا نئے خانوں (Cells) کی تعمیر میں بنیادی اور اہم جزو ہے۔ پروٹین ماں کے رحم میں بچے کی نشوونما کے لئے ضروری سامان مہیا کرتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ان کو گوشت پوست بنانے والے اجزاء کہا جاتا ہے۔

پروٹین حیوانوں سے مہیا ہونے والی غذاؤں مثلاً۔ دودھ، دہی، چھاچھ، گوشت، مچھلی انڈے اور نباتاتی خوراکوں میں سے دالوں میں بکثرت پایا جاتا ہے۔ عام غلّوں مثلاً گیہوں، جو، چاول وغیرہ اور ساگ پات، جڑ دار ترکاریوں اور پھلوں میں بھی پروٹین کی مقدار کم و بیش پائی جاتی ہے۔ اول الذکر کو حیواناتی پروٹین اور موخر الذکر کو نباتاتی پروٹین کہا جاتا ہے۔ حیواناتی پروٹین نباتاتی پروٹین سے مختلف ہوتے ہیں۔ اور پھر مذکورہ دونوں اقسام کے پروٹین انسانی جسم کے پروٹین سے مختلف ہوتے ہیں اسلئے غذائی پروٹین کو ایسے پروٹین میں تبدیل ہونا پڑتا ہے۔ جن کی ہمارے جسم کے مختلف حصوں کو ضرورت ہوتی ہے۔ غذائی پروٹین کے جو حصے انسانی جسم کی تعمیر یا مرمت میں حصہ لینے والے پروٹین میں تبدیل ہو جاتے ہیں۔ ان کو موافق پروٹین کہتے ہیں۔ اور دوسرے جو جسم کی نشوونما میں اس طرح حصہ نہیں لیتے ان کو کم موافق یا ناموافق پروٹین کہتے ہیں۔ حیواناتی پروٹین انسانی جسم کی پروٹین سے مشابہت رکھنے کی وجہ سے موافق پروٹین ہیں۔ اور نباتاتی پروٹین کم یا ناموافق پروٹین ہیں۔

انسانی جسم کو نشوونما کے دوران میں پروٹین کی جن میں موافق پروٹین کی کافی مقدار موجود ہونی چاہیئے اشد ضرورت ہے۔ موافق پروٹین کی کافی مقدار میں موجودگی اس وجہ سے بھی ضروری ہے کہ ناموافق پروٹین سے بھی ہمارا جسم استفادہ کر سکے۔ ہماری روزمرہ کی غذا میں ایک اوسط درجہ کی محنت کرنے والے آدمی کے لئے پینتیس سے چالیس گرام تک عمدہ حیوانی پروٹین کی اور اتنی ہی مقدار میں نباتاتی پروٹین کی ضرورت ہے

Fats۔ فیٹ (چربی یا چکنائی)

ہماری خوراک میں چربی یا چکنائی کچھ نہ کچھ ضرور ہونی چاہیئے۔ چربی یا چکنائی میں مکھن، گھی، حیواناتی چربی اور نباتاتی تیل شامل ہیں۔ تھوڑی بہت چکنائی تقریباً تمام اشیائے خوردنی میں سوائے کھانڈ، گڑ، شہد اور چند ایک پھلوں کے موجود ہوتی ہے۔

چکنائی ہمارے بدن کے لئے حرارت مہیا کرتی ہے۔ گویا بالفاظ دیگر یہ ہمارے جسم کا ایندھن ہے۔ چکنائی، پروٹین، یا کاربوہائیڈریٹس کی نسبت اپنے وزن کے لحاظ سے دوگنا سے بھی زیادہ قوت مہیا کرتی ہے۔ حیوانی اور نباتاتی چکنائی دونوں بطور ایندھن ایک جیسی ہیں۔ مگر جسم کی نشوونما کے لحاظ سے اول الذکر موخر الذکر سے بہت زیادہ اہمیت رکھتے ہیں . . . .

. . . .

. . . وٹامن A جیسا کہ آگے چلکر بتایا جائیگا صحت کے واسطے بہت ضروری ہے۔

چکنائی نہ صرف حرارت مہیا کرتی ہے۔ بلکہ اس سے جسم کو کیلسیم (Calcium) جو معدنی تعمیر کے لئے بہت ضروری ہے ملتی ہے۔ چکنائی کی مناسب مقدار کی عدم موجودگی میں اچھی طرح جذب نہیں ہوتا۔ دوسرے خوراک میں چکنائی کا فقدان ٹانگوں اور پاؤں کے ورم کی بیماری پیدا کرنے میں بھی منتج ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ چکنائی کا خصوصاً حیواناتی چکنائی کا جسم کو بعض خطرناک قسم کی متعدی بیماریوں سے محفوظ رکھنے میں بھی معتدبہ حصہ ہے۔

یہاں یہ ذکر دینا بھی ضروری معلوم ہوتا ہے کہ ہمارے ملک میں ہنڈیا میں گھی مصالحہ کافی دیر تک بھوننے کا رواج ہے۔ جو بہت ہی ضیاع کن ہے۔ کیونکہ اس سے گھی کی وٹامن A ضائع ہو جاتی ہے۔ اور پھر اس چکنائی اور نباتاتی چکنائی میں سوائے ذائقہ کے کوئی خاص فرق نہیں رہتا۔ نباتاتی چکنائی جس میں تمام نباتاتی تیل اور بناسپتی گھی جو کسی نباتاتی تیل مثلاً بنولے، مونگ پھلی یا ناریل وغیرہ کے تیل میں ہائیڈروجن گیس گزارنے سے بنایا جاتا ہے شامل ہیں۔ اس میں اگر وٹامن A وغیرہ مطلوبہ مقدار میں شامل کر لی جائیں۔ تو ان کے استعمال سے صحت اسی طرح قائم رہتی ہے۔ بہتر یہ ہے کہ بناسپتی کی ظاہری شکل و صورت کو نظر انداز کر کے خالص تازہ نباتاتی تیل استعمال کئے جائیں تاکہ ان کی رہی سہی وٹامن بناسپتی بنانے میں ضائع نہ ہونے پائیں۔ ان تیلوں کے ساتھ اگر مچھلی کا تیل جس میں وٹامن A اور D بکثرت ہوتا ہے اور ساگ پات کا استعمال کریں۔ تو صحت تقریباً ویسی ہی اچھی رہیگی۔ گھی کی گرانی کے پیشِ نظر غذا میں چکنائی کی مناسب مقدار بدستور قائم رکھنے کے لئے نباتاتی تیل اچھا نعم البدل ہے بشرطیکہ ان کے استعمال کے ساتھ مطلوبہ وٹامن کا مناسب انتظام کر لیا جائے۔

کاربوہائیڈریٹس (Carbohydrates)

کاربوہائیڈریٹس یا شکری اجزاء ہماری غذا کا نہایت ضروری جزو اور جسم کی قوت کے لئے بہت بڑا ایندھن ہیں۔ ان میں ہر قسم کے اسٹارچ (میدے) اور شکر شامل ہیں۔ اسٹارچ کی مثالیں آٹا، چاول، میدہ، ساگو وغیرہ اور شکر کی گڑ، چینی، شہد وغیرہ ہیں۔ دودھ میں ۵ فیصد کے قریب شکری اجزاء ہوتے ہیں۔ غلے اور جڑ والی ترکاریوں میں کاربوہائیڈریٹس کی شرکت ہوتی ہے۔

کاربوہائیڈریٹس مقابلۃً سستے ہوتے ہیں اور خوراک کا معتدبہ حصہ بنتے ہیں جسم کو قوت اور حرارت فراہم کرنے کے علاوہ وہ چکنائی اور پروٹین سے صحیح فائدہ اٹھانے میں بھی مدد دیتے ہیں۔ جب خوراک میں پانچوں ضروری اجزاء یعنی پروٹین، چکنائی، کاربوہائیڈریٹس معدنی نمک اور وٹامن مناسب مقدار میں موجود ہوتے ہیں۔ تب اس کا کاربوہائیڈریٹ جزو آسانی اور مکمل طور پر ہضم ہو جاتا ہے۔ اور انتڑیوں میں کچھ نہیں رہتا۔ مگر اس کے برعکس جب ہماری خوراک میں کاربوہائیڈریٹس کی مقدار زیادہ ہوتی ہے۔ جیسا کہ ہمارے ملک میں اکثر لوگوں کے ہاں

(باقی صفحہ پر)

معلومات عامہ

جراثیم کا چڑیا گھر

ریاست ہائے متحدہ کے صدر مقام واشنگٹن میں جہاں اور بہت سے عجائبات اور نادر و نایاب اشیاء کے ذخیرے موجود ہیں، وہاں ایک ایسا "چڑیا گھر" بھی ہے جس میں مختلف قسم کے چوپایوں اور پرندوں کی بجائے صرف جراثیم محفوظ کئے جاتے ہیں۔ اور ان کی نمائش بھی ہوتی ہے۔ گویا اسے "جراثیم کا چڑیا گھر" کہنا چاہیئے یہ اصطلاح بظاہر انوکھی سی معلوم ہو گی۔ لیکن اگر عام چڑیا گھروں میں شیر یا ہاتھی، اونٹ، گینڈے اور دریائی گھوڑے زراف اور بن مانس رکھے جا سکتے ہیں۔ تو جراثیم کے لئے اس ترکیب کا استعمال کس طرح غیر موزوں ہو سکتا ہے۔

اس میں شک نہیں کہ عوام کی دلچسپی کے لئے اس چڑیا گھر میں کوئی چیز نہیں ہے اور خصوصاً بچوں کا تو وہاں جا کر دم گھٹنے لگتا ہے لیکن ارباب علم خصوصاً سائنس والوں کے لئے وہ جگہ ایک نعمت ہے کیونکہ وہ صرف مشاہدات ہی کی نہیں، بلکہ تجربات اور تبادل خیالات کی دنیا ہے۔ وہاں بہت سے ماہرین جراثیم شیشے کی نلکیوں میں اپنے دریافت کردہ جراثیم لاتے اور دوسرے ماہرین کے سامنے ان پر بحث و تمحیص کرتے ہیں۔

سرکاری طور پر "جراثیم" کے اس "چڑیا گھر" کا نام "امریکن ٹائپ کلچر کلیکشن" ہے۔ اس میں تین ہزار سے زیادہ اقسام کے جراثیم کو ہر وقت زندہ رکھا جاتا ہے۔ جراثیم کا تصور بڑا ہولناک ہے اور عموماً ان کو مہلک سمجھ لیا جاتا ہے لیکن جس طرح سانپ کی کئی ہزار قسموں میں صرف چند سو سانپ زہریلے ہوتے ہیں۔ اسی طرح بہت سے جراثیم نہ صرف یہ کہ وہ حیات انسانی کے لئے نقصان دہ نہیں ہوتے۔ بلکہ ان کا وجود بے حد مفید ہوتا ہے۔ اسی لئے اس چڑیا گھر میں بہت سے جراثیم کی باقاعدہ پرورش اور نگہداشت کی جاتی ہے۔ کیونکہ بعض جراثیم سے ان بیماریوں کے استعمال کے لئے خاص سیرم تیار کئے جاتے ہیں۔ جن سے خود وہ جراثیم پیدا ہوتے ہیں۔

جراثیم کی اس کثرت تعداد سے شروع میں بعض دقتیں لاحق ہوئیں۔ مثلاً ان کے نام رکھنے کا سوال پیدا ہوا۔ بعض جراثیم کے نام تو ساری دنیا میں مشہور ہو چکے تھے لیکن بے شمار ابھی منزل تحقیقات تک نہیں آئے ہیں۔ ادارہ کے منتظمین نے ایسے جراثیم کے نام تجویز کرنے کی بجائے انکے نمبر رکھ دیئے ہیں۔ اور اسی لحاظ سے ان کو اتنی شہرت ہوئی ہے کہ شاید آئندہ ان کے نمبر بدل کر کوئی نام رکھنا غیر ضروری سمجھا جائے۔ جیسے ایک خاص قسم کی شعاعوں کا نام وقتی طور پر ایکس رے رکھا گیا اور پھر یہی اسی کا نام پڑ گیا۔

بعض جراثیم کے نام رکھے گئے ہیں۔ اور ان کی وجہ تسمیہ خالی از دلچسپی نہیں۔ مثلاً ایک کمسن لڑکی مس ٹریسی نیویارک کے ایک ہسپتال میں داخل کی گئی۔ اس کے ایک گھٹنے میں سخت چوٹ لگنے سے ایک زخم ہو گیا تھا جس میں کیڑے بھی پڑ گئے تھے۔ تحقیقات سے پتہ چلا کہ اس میں ایک ایسی قسم کے جراثیم بھی موجود ہیں جو اس وقت تک اطباء کے علم و تجربے میں نہیں آئے تھے مزید تحقیقات سے یہ بھی معلوم ہوا کہ وہ جراثیم چند نہایت مہلک عوارض کے لئے مفید ہیں۔ چنانچہ ان کی باقاعدہ پرورش شروع کر دی گئی۔ اور زخمی لڑکی کے نام کی مناسبت سے ان کا نام ڈاکٹروں نے "بیسی ٹریسی" رکھا۔

ایک آزمائشی نلکی میں جراثیم "۶۹۵۱" رکھے گئے ہیں اور وہ اتنے نازک مزاج ہیں کہ اگر ان کی غذا اور صحت کا خاص خیال نہ رکھا جائے۔ تو ان کی نسل فوراً ختم ہو جائے۔ ان کے لئے حیاتین ب کی کافی مقدار روزانہ فراہم کی جاتی ہے۔ اسی پر ان کی زندگی کا انحصار ہے۔ یہ جراثیم اس درجہ ہلاکت آفریں ہیں کہ اگر کسی شخص کے خون میں داخل ہو جائیں۔ تو چند گھنٹہ میں اس کا رشتہ حیات ٹوٹ جائے لیکن ان جراثیم کو کھانے کی چیزوں میں شامل کر کے ماہرین نہایت آسانی سے معلوم کر لیتے ہیں کہ اس میں حیاتین ب موجود ہے یا نہیں اور اگر ہے تو اس کی مقدار کتنی ہے۔ اگر جراثیم جلد مرنے شروع ہو جائیں۔ تو سمجھ لیا جاتا ہے کہ حیاتین ب بالکل موجود نہیں ہے۔ اور اگر تعداد بڑھنے لگے تو اضافے کی رفتار سے اس کی مقدار کا صحیح اندازہ ہو جاتا ہے۔ اسی طرح اور بہت سے جراثیم سے ہر وقت تجربات ہوتے رہتے ہیں

دنیا کے تقریباً ہر حصہ کے سائنس دان غیر معمولی قسم کے ایسے جراثیم نلکیوں میں بند کر کے خاص اہتمام کے ساتھ اس چڑیا گھر کے نام بھیجتے ہیں۔ جن کی بابت انہیں یقین ہو کہ وہ ابھی تک دائرہ تحقیقات سے باہر ہیں۔ مثلاً آئرلینڈ کے ایک سائنسدان نے ایسے جراثیم کی نلکی بھیجی جو ایک ناقابل استعمال گہرے کنوئیں کی تہ میں پائے گئے تھے۔ تھائی لینڈ کے ایک سائنسدان نے دو ماہ کی پڑی ہوئی دارش کی ہڈیوں کے گودے سے جراثیم نکال کے بھیجے ایک نلکی افریقہ کے ایک قبائلی علاقہ گولڈ کوسٹ سے موصول ہوئی۔ جس میں ایک مقامی شراب کی تلچھٹ میں عمل تخمیر سے پیدا ہونے والے جراثیم کی بڑی مقدار محفوظ کی گئی تھی۔ سب سے عجیب قسم کے جراثیم وہ تھے جو امریکہ کے ایک مردم خور کی کمان سے نکلے ہوئے زہر آلود تیر کی نوک پر پائے گئے تھے۔

ایک نلکی کا نمبر "قدیم ۵۷۶" ہے اس کے جراثیم کی کہانی بڑی دلچسپ ہے ۱۸۴۵ء میں برطانوی بحریہ نے ایک مہم اس جماعت کے حالات معلوم کرنے کے لئے بھیجی جو سر جان فرینکلن کی سرکردگی میں قطب شمالی سیاحت کے لئے روانہ ہوئی اور لاپتہ ہو گئی تھی۔ مہم کے ارکین ناکام واپس آ گئے لیکن وہ اپنے کھانے کا کچھ سامان ایک جگہ چھوڑ آئے۔ اس سامان کے ایک ڈبہ میں کشمش کے ساتھ ابلا ہوا گوشت بھی تھا۔ ۷۵ سال بعد کینیڈا کے سیاحوں کی ایک اور مہم قطب شمالی کی تحقیق کے لئے نکلی اور اسے گوشت کا ڈبہ مل گیا۔ اتفاق سے ان میں ایک سائنسدان بھی شامل تھا۔ اس نے اس سڑے ہوئے گوشت کے جراثیم کا پتہ لگایا۔ اور انہیں ایک نلکی میں بھر کر واشنگٹن بھیجدیا ۱۹۲۳ء سے اب تک "قدیم ۵۷۶" کے جراثیم کی باقاعدہ پرورش کی جا رہی ہے۔ حالانکہ یہ تحقیق نہیں ہو سکا ہے کہ ان سے کیا کام لیا جائے۔

اس چڑیا گھر میں پرورش پانے والے بعض جراثیم سے چند قسم کی شرابوں، سرکے اور پنیر کو زیادہ لذیذ بنایا جاتا ہے، ان سے بعض قسم کے حیاتین اور لکڑی کا الکحل بھی تیار کیا جاتا ہے۔ خام لوہے پر اس طرح اثر انداز ہوتی ہیں۔ جراثیم کی دو قسمیں جو کسی قدر سخت جان بھی ہیں کہ وہ خالص ریڈیم میں تبدیل ہو جاتا ہے۔ ایک اور قسم کے جراثیم کو جان بوجھ کر ان دودھ دینے والے جانوروں کے جسم میں داخل کیا جاتا ہے۔ جن پر بعض طفیلی کیڑے پرورش پا کر انہیں نقصان پہنچا رہے ہوں۔ جراثیم ان جانوروں کے لئے بے ضرر ہوتے ہیں لیکن طفیلی کیڑے فوراً ہلاک ہو جاتے ہیں۔

چڑیا گھر میں سب سے زیادہ مقدار میں ان جراثیم کی پرورش ہوتی ہے۔ جن کی آمیزش سے پنسلین جیسی شہرہ آفاق دوا تیار کی جاتی ہے۔ تجارتی اعتبار سے ان جراثیم کی پیداوار ادارہ مذکور کے لئے سب سے زیادہ نفع بخش ہے۔ اس کے علاوہ اور بھی بہت سے جراثیم کی افزائش تجارتی اور دوائی نقطہ نظر سے کی جاتی ہے

اِسلام میں قربانیوں کا مطالبہ کیوں؟

فرمایا:-

"اسلام کہتا ہے۔ کہ قربانیوں کا مطالبہ اس لئے کیا جاتا ہے۔ کہ تمہیں مصیبتوں سے بچائیں۔ اور سکھ اور آرام کی زندگی بسر کرائیں"۔ "بار بار بتانے کی ضرورت اس لئے پیش آتی ہے کہ جن لوگوں نے پہلے نہیں سنا تھا۔ وہ اب سن لیں۔ اور پھر بسا اوقات سستی اور غفلت ہو جاتی ہے۔ اور دوبارہ بیان کرنے سے انسان کو موقعہ مل جاتا ہے کہ وہ سستی اور غفلت ترک کر کے بیدار ہو جائے۔ اور اسے اس طرف توجہ ہو جائے"۔

گذشتہ انیس ۱۹ سال تک متواتر اشاعت اسلام اور اشاعت احمدیت میں مدد دینے والے احباب سن لیں کہ ان کی فہرست انیس سالہ کتاب میں شائع ہونے کے لئے طیار ہو رہی ہے۔ جن کے ذمہ کچھ بقایا ہے۔ وہ نہ صرف بقایا ادا کر کے اپنا نام فہرست میں لکھوا لیں۔ بلکہ یہ بھی تسلی کر لیں۔ کہ اب بقایا ادا کرنے پر ان کا نام فہرست میں لکھا گیا۔

بعض احباب اپنا بقایا دیکھ کر لکھ دیتے ہیں کہ میرے ذمہ کوئی بقایا نہیں۔ پورے انیس ۱۹ سال ادا کر دیئے ہیں۔ نام فہرست میں لکھ دیں۔ ایسے احباب یاد رکھیں۔ کہ دفتر تو ریکارڈ کے مطابق کہہ رہا ہے کہ آپ کا بقایا ہے۔ اور آپ اپنی یادداشت سے فرماتے ہیں۔ کہ بقایا نہیں۔ نیز دفتر کو تو وہی اندراج کرنا چاہیئے۔ جو اس کے خزانہ میں آیا ہو۔ اس صورت میں کسی دوست کی یادداشت پر کس طرح وصولی تصور کر لی جائے۔ پس بقایا دار ثبوت دیں۔ یعنی مرکزی رسید کا حوالہ دیں۔ تا مزید پڑتال ہو۔ یا بقایا ادا کریں تا نام لکھا جائے۔

(وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

دریائے سندھ میں پانی کی مقدار چوگنی ہو جائے گی

سیلاب کے خطرے کے پیش نظر حفاظتی اقدامات شروع کر دئے گئے ہیں

کراچی ۲۸ ستمبر سرکاری ذرائع سے یہاں موصول ہونے والی اطلاعات میں اس اندیشے کا اظہار کیا گیا ہے کہ آئندہ ہفتے تک دریائے سندھ میں پانی چڑھ جانے کا امکان ہے۔ صوبائی حکومت نے آج کسی امکانی سیلاب کے پیش نظر حفاظتی کاروائیاں شروع کر دیں۔ متعلقہ حکام کو یہ ہدایات جاری کر دی گئیں ہیں کہ وہ حفاظتی بندوں کی پوری حفاظت کریں۔

سندھ کے وزیر اعلےٰ پیر زادہ عبدالستار نے کل شام صوبائی حکومت کے سینئر انجینئروں سے بات چیت کی جس میں دریائے سندھ کی سطح کو بلند ہونے سے روکنے کی تدابیر پر غور کیا گیا۔

سرکاری اعداد و شمار کے مطابق دو یا تین اکتوبر تک سکھر بیراج کے قریب دریائے سندھ کا پانی چار گنا بڑھ سکتا ہے۔ اسی طرح چار دن بعد کوٹڑی بیراج کے قریب بھی پانی کی سطح میں اتنی ہی بلندی کا امکان ہے۔

صوبائی وزیر اعلےٰ نے بتایا کہ ابھی تک فصلوں یا جائدادوں کو نقصان پہنچنے کا کوئی احتمال نہیں ہے۔ دونوں بیراجوں سے مذکورہ مقدار سے زیادہ پانی بھی گذر سکتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ تمام حفاظتی بندوں کی پوری نگرانی کی جا رہی ہے۔

بھارت روس سے قرضہ حاصل کرےگا!

نئی دہلی ۲۸ ستمبر۔ پنڈت نہرو نے پارلیمنٹ میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ روس نے بھارت میں فولاد کا ایک کارخانہ قائم کرنے کے سلسلے میں مدد دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ روسی ماہر اس کارخانے کے قیام میں مدد دیں گے اور حکومت روس ضروری مشینیں فراہم کرے گی۔ آپ نے کہا کہ روس بھارت کے لئے قرض کے طور پر ایک بڑی رقم دیگا۔

* ڈھاکہ ۲۸ ستمبر۔ ہیضے کا موسم آنے کے پیش نظر حکومت مشرقی بنگال کی صحت عامہ کی تنظیم صوبہ بھر میں وباؤں کے خلاف مہم چلا رہی ہے یہ مہم سیلاب زدہ علاقوں میں تیز کر دی گئی ہے۔ جہاں پاکستانی امریکی عسکری طبی مہم ان کی مدد کر رہی ہے۔

اخوان المسلمین کے لیڈر مذہب کے تاجر ہیں وہ ذاتی اغراض کیلئے بغاوت پھیلا رہے ہیں

مصر کے وزیر اعظم کرنل ناصر کا بیان

قاہرہ ۲۸ ستمبر۔ مصر کے وزیر اعظم کرنل جمال عبدالناصر نے مصر کی مذہبی اور سیاسی تنظیم اخوان المسلمین کے خلاف زبردست اقدام کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اخوان کا مقصد مذہبی انقلاب بروئے کار لانا اور مغربی تہذیب کی مخالفت کرنا ہے۔ اخوان المسلمین کے لیڈر حسن الحدیبی نے نہر سویز کے بارے میں برطانیہ سے مصر کے معاہدے کو ختم کرانے کا حلف اٹھایا ہے اور کرنل ناصر کے عہد حکومت کی مخالفت کا اعلان کیا ہے۔

کرنل ناصر نے حسن الحدیبی کی مذمت کرتے ہوئے انہیں مذہب کے تاجر کا الزام دیا۔ اور کہا کہ وہ ذاتی اغراض کے لئے خفیہ طور پر فوج اور پولیس میں مسلح بغاوت کرانے کے درپے ہیں۔ کرنل ناصر نے ایک عظیم اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اخوان المسلمین نے نہ تو کبھی فاروق کے مظالم کی مخالفت کی اور نہ برطانوی استعمار کے خلاف جدوجہد لیکن اب جس وقت ان دونوں سے ہم نے نجات حاصل کر لی ہے۔ تو یہ ہماری بیخ کنی کرنے پر آمادہ ہیں۔

بقیہ صفحہ (۵)

جسم انسانی پر غذا کا کیمیاوی اثر!

ہوتا ہے تو اس کا کافی حصہ انتڑیوں میں باقی رہ جاتا ہے۔ جہاں اس کی فرمنٹیشن (Fermentation) کے نتیجہ میں گیس پیدا ہوتی ہے۔ اور جس کی وجہ سے بالآخر بدہضمی اور ڈائریا (Diarrhoea) وغیرہ کی شکایات رہتی ہے۔ وہ غذا جس میں شکری اجزاء کی مقدار بہت زیادہ ہوتی ہے۔ دانتوں کے واسطے بھی مضر ہے۔ وٹامن بی (B) کاربوہائیڈریٹس کے صحیح طور پر جذب کرنے کے لئے ضروری ہے۔ (خالد)

سچی باتیں

دہلی میں آج سے ستر بہتر سال قبل ایک عالم دین مولوی سید ناصر الدین ابو المنصور صاحب تانی رہتے تھے۔ نام کے ساتھ تعظیمی لقب "امام فن مناظرہ اہل کتاب" لکھا جاتا تھا۔ اپنے زمانہ کے خاص مشاہیر میں تھے۔ ان کی کتاب "تنقیح البیان" دیکھنے کا اتفاق ابھی حال میں ہوا۔ سرسید کی "تفسیر القرآن" جلد اول کے جواب میں ہے۔ رسال طبع ۱۸۸۰ء ۱۲۹۷ھ ہے۔ "سید احمد خانی" اور "نیچری" خیال نئے نئے شائع ہوئے تھے۔ اور ان کے جواب میں سرسید کی تردید و تفسیق ہی کا نہیں تکفیر کا بھی بازار گرم تھا۔ لطیفہ یہ ہے۔ کہ سرسید کے جواب میں اسی دور کی ایک کتاب "برکات الدعا" کے نام سے "مجدد زمان مسیح دوراں مرزا غلام احمد قادیانی" کی قلم سے بھی ہے۔ نیچریت اور سرسید کے تفردات پر گرفت بالکل قدرتی تھی۔ خلاف مسلک جمہور بلکہ خلاف ظواہر نصوص جو لغزشیں اور غلطیاں سرسید سے ہوئی ہیں۔ ان کی پردہ دری بھی بالکل بجا تھی۔ لیکن دیکھئے جوش مناظرہ اور غلو انسان کو کہاں سے کہاں تک پہنچا دیتا ہے۔

سرسید نے سورۃ البقرۃ (پ ۲) آیت ۱۸۶ انما حرم علیکم المیتۃ والدم ولحم الخنزیر کے تحت میں ان تینوں چیزوں (مردار اور خون اور سؤر کے گوشت) کی عقلی و تجزلی مضرتیں گنائی تھیں۔

مولوی صاحب موصوف اس کے جواب میں تحریر فرماتے ہیں:

"دم مسفوح کا مضر ہونا کہیں بھی تسلیم نہیں کیا گیا ہے۔ مخزن الادویہ و تحفۃ المومنین دونوں میں اس کی خاصیت یہ لکھی ہے رجائی و محلل اور ام و برخستہ آن قاطع اسہال و دافع سموم"۔ (۶۹ صفحہ)

گویا سرسید اگر یہ لکھ دیں کہ دو اور دو چار ہوتے ہیں تو انہیں نیچا دکھانے کے لئے کہنا یہی چاہیئے۔ کہ نہیں دو اور دو پانچ ہوتے ہیں۔

اور آگے چلیئے۔ لحم خنزیر کے جو شدید طبی نقصانات ہیں۔ وہ ایک مسلم و متعارف حیثیت رکھتے ہیں۔ لیکن یہ "امام فن مناظرہ" عین حمائت و نصرت اسلام کے جذبہ سے متاثر ہو کر لکھتے ہیں:-

"طب کی ساری کتابوں میں سؤر کے گوشت کو ہر جانور کے گوشت سے مفید تر لکھا ہے (صفحہ ۱۸)

انا للہ ——— گویا اقبال کے شعر کی مکمل تصویر ہے

واعظ دلیل لائے جو مے کے جواز میں
اقبال کو یہ ضد ہے کہ پینا بھی چھوڑ دے

ان واقعات کا ذکر محض مثال کے طور پر کیا گیا ورنہ مولوی ابو المنصور بیچارے اس خصوصیت میں تنہا منفرد نہیں۔ ہمارے کتنے بہتر سے بہتر افراد اسی غلو کا شکار ہو کر رہتے ہیں۔ اللہ ہم سب کو ہر حال میں غصہ۔ ناگواری جوش۔ اشتعال کے باوجود عدل و اعتدال پر قائم رہنے کی توفیق دے اور اس فتنہ سے محفوظ رکھے کہ ہم کسی کی ضد میں آ کر اور نفسا نفسی میں پڑ کر (بغیاً بینھم) سفید کو سیاہ اور سیاہ کو سفید کہنے لگ جائیں۔ (صدق جدید)

مجلس خدام الاحمدیہ لاہور نے ریلیف کے کام میں مدد دینے کے لئے حکومت پنجاب کو اپنی خدمات پیش کر دیں

آج مجلس کی امدادی پارٹیوں نے متعدد نواحی بستیوں میں کثیر مقدار میں میٹھے چنے

اور دیگر خشک اشیاء تقسیم کیں

لاہور ۲۹ ستمبر۔ مجلس خدام الاحمدیہ لاہور نے ریلیف کے کام میں مدد دینے کے لئے حکومت پنجاب کو اپنی خدمات پیش کر دی ہیں۔ قائد صاحب مجلس خدام الاحمدیہ لاہور نے آج مسٹر آئی یو خاں ریلیف کمشنر پنجاب کو تار کے ذریعہ یقین دلایا ہے۔ کہ مجلس کے تربیت یافتہ نوجوان سیلاب زدہ علاقے میں ہر قسم کی خدمات بجالانے کے لئے پوری طرح تیار ہیں۔ وہ ہر ممکن امداد بہم پہنچانے میں اپنی طرف سے کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کریں گے۔ چنانچہ مکرم قائد صاحب کے ارسال کردہ تار کا ترجمہ حسب ذیل ہے۔

"سیلاب زدہ علاقے میں امدادی کام کرنے کے لئے میں نہایت ادب سے مجلس خدام الاحمدیہ لاہور کی خدمات پیش کرتا ہوں۔ اور آپ کو پورے پورے تعاون کا یقین دلاتا ہوں۔ ہمارے تربیت یافتہ خدام پورے خلوص اور انہماک کے ساتھ ہر وہ کام بجالائیں گے جو اس سلسلے میں ان کے سپرد کیا جائیگا ہم شہر کے متعدد نشیبی علاقوں میں حسب توفیق پہلے ہی امدادی کام کرنے میں مصروف ہیں۔ جس میں تباہ حال لوگوں کو کھانا تقسیم کرنا۔ اور انہیں دوائیں اور کپڑے وغیرہ بہم پہنچانا شامل ہے۔"

امدادی پارٹیاں

آج مجلس کی متعدد امدادی پارٹیوں نے لاہور کی نواحی بستیوں میں کثیر مقدار میں میٹھے چنے اور خشک اشیاء تقسیم کیں۔ ان بستیوں میں شاہی قلعہ کا کیمپ خمشان بھوجی (نزد باغ بلدھا) بیگم کوٹ۔ ملتان۔ بستی سید سے۔ شاہدرہ موڑ۔ اور شاہدرہ ویونگ فیکٹری خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ جن لوگوں تک یہ اشیاء پہنچائی گئیں۔ ان کی تعداد کا اندازہ سات سو کے قریب ہے۔ امدادی پارٹیوں نے ان تباہ حال لوگوں کو تسلی دینے کے علاوہ سیلاب کی صورت حال کے متعلق بعض غیر ذمہ دار عناصر کی پھیلائی ہوئی غلط فہمیوں کا بھی ازالہ کیا۔ جو ان لوگوں کی پریشانیوں میں اضافہ کا موجب بنی ہوئی تھیں۔

آج قلعہ گوجر سنگھ اور رام گلی کے علاقہ کے قریباً ڈیڑھ سو بارش زدہ غریب لوگوں میں مفت کھانا بھی تقسیم کیا گیا۔ دفتر مرکزیہ کی طرف سے آج خدام کی تمام امدادی یونٹوں کو یہ ہدایات بھی جاری کی گئیں ہیں کہ ریلیف کے کام میں سرکاری ایجنسیوں اور حکام کے ساتھ پورا پورا تعاون کیا جائے۔

سیلاب زدگان کی امداد کے لئے مرکزی حکومت کی طرف سے ۲۵ لاکھ کا عطیہ

بقیہ صفحہ اول

تریموں ہیڈ میں پانی چڑھ رہا ہے۔ ضلع جھنگ کے کئی علاقوں میں پانی چڑھ رہا ہے۔ چنیوٹ کا قصبہ اردگرد کے تمام علاقوں سے کٹ گیا ہے۔ چنیوٹ ریلوے سٹیشن کے قریب ریلوے لائن بھی ٹوٹ گئی ہے۔ ضلع جھنگ میں ۳۷۰ گاؤں زیر آب ہیں۔ پانی ابھی تک چڑھ رہا ہے۔ گجرات میں خانکی کے قریب دریائے چناب میں پانی کافی حد تک اتر گیا ہے۔ اس علاقے میں ۱۱۰ گاؤں پانی سے متاثر ہوئے ہیں۔ ضلع گجرات میں ۲۰۰ مکان گر پڑے۔ اب تک پانچ آدمیوں کے ہلاک ہونے کی خبر آئی ہے۔ ۱۶ آدمی لاپتہ ہیں۔ نارنگ میں بہت زیادہ نقصان ہوا ہے شیخوپورہ شہر کے پادر ہوس کے قریب حفاظتی بند کو مضبوط بنایا جا رہا ہے۔ واربرٹن میں سیم کا نالہ ٹوٹ جانے سے کافی وسیع رقبے میں پانی پھیل گیا ہے۔ قصور کے قریب دریائے ستلج میں سیلاب کا پانی بڑھ رہا ہے جس سے گنڈا سنگھ والا میں ۱۵ دیہات متاثر ہوئے ہیں۔ سیالکوٹ کے بہت سے علاقوں میں پانی اتر گیا ہے۔ کئی بڑی بڑی سڑکوں پر آمدورفت شروع ہو گئی ہے۔ شکرگڑھ دوسرے علاقوں سے کٹا ہوا ہے۔ لیکن نارووال سے ریل ٹرالی میں وہاں پہنچ سکتے ہیں

پاکستان اور برطانیہ کی باہمی تجارت

کراچی ۲۹ ستمبر۔ پچھلے مہینے پاکستان نے برطانیہ کو پچاس لاکھ روپے کا پٹ سن کا ریشہ اور گودا بھیجا نیز پچیس لاکھ روپے کی روئی بھی روانہ کی گئی۔ اون چائے اور کھالیں بھی بھیجی گئیں۔ پاکستان نے اس عرصہ میں برطانیہ سے زیادہ تر مشینیں اور ایسی چیزیں درآمد کیں۔ جو صنعتی ترقی کے لئے ضروری ہوتی ہیں۔

فلڈ ریلیف کمیٹی پنجاب کا قیام

لاہور ۲۹ ستمبر۔ ایسٹ بنگال فلڈ ریلیف کمیٹی پنجاب کا نام اب فلڈ ریلیف کمیٹی پنجاب رکھ دیا گیا ہے۔ یہ فیصلہ کل شام کمیٹی کے ایک اجلاس میں کیا گیا جو پنجاب سول سکرٹریٹ میں سردار عبدالحمید خان دستی قائم مقام وزیراعلیٰ پنجاب کی صدارت میں ہوا۔ اس اجلاس میں یہ بھی فیصلہ کیا گیا۔ کہ جن سرکاری ملازموں کو سیلاب یا بارشوں سے نقصان پہنچا ہے۔ ان سے ایک دن کی تنخواہ نہ لی جائے۔ سردار دستی نے یہ امر واضح کیا کہ ایک دن کی تنخواہ رضاکارانہ چندے کے طور پر لی جائے گی۔

ماؤنٹ ایورسٹ سر نہیں ہوئی تھی؟

بھارت میں کتاب کی اشاعت

نئی دہلی ۲۹ ستمبر۔ وزیر اعظم بھارت پنڈت نہرو نے آج پارلیمنٹ میں ایک کتاب "ماؤنٹ ایورسٹ سر نہیں ہوئی تھی" کے متعلق ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے کہا۔ "حکومت کو اس کتاب کا علم ہے۔ لیکن اس کتاب کے خلاف کوئی کارروائی کرنے کا مسئلہ زیر غور نہیں۔" اس کتاب کے مصنف مسٹر گوسوامی ہیں۔ انہوں نے لکھا ہے۔ ایورسٹ کی فتح کی خبر اس بے بنیاد نظریہ کو مستحکم کرنے کی مذموم کوشش کی حیثیت رکھتی ہے۔ کہ انگریز زندگی کے ہر شعبہ میں دوسری قوموں پر فائق ہیں۔ یہ مہم قدامت پسند پارٹی نے تیار کی تھی۔ اور برطانوی صحافیوں نے مسٹر ہاتن سنگ کو اس مقصد کے لئے آلہ کار بنایا۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ ایورسٹ کی فتح کا افسانہ سرتاپا بے بنیاد ہے۔

— لاہور ۲۹ ستمبر آج لاہور کا زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت ۹۰.۷ اور کم سے کم ۷۲.۹ تھا

محمد علی جالندھری پر پابندی

ملتان ۲۹ ستمبر۔ حکومت پنجاب نے مجلس تحفظ ختم نبوت کے مہتمم محمد علی جالندھری پر پابندی عائد کر دی ہے۔ کہ آپ چھ ماہ تک ملتان شہر کی حدود سے کہیں باہر نہیں جا سکتے۔ حکومت کے اس حکم کی تعمیل بہاولپور پولیس نے کرائی۔ یاد رہے کہ حکومت نے پچھلے دنوں ان پر پابندی عائد کی تھی۔ کہ آپ تین ماہ کے لئے ملتان کی حدود میں داخل نہیں ہو سکتے۔

بروہی کے مستعفی ہونے کی تردید

کراچی ۲۹ ستمبر۔ پریس ٹرسٹ آف انڈیا کے کراچی کے نمائندے نے خبر دی ہے۔ کہ کل رات ایک سرکاری ترجمان نے پاکستان کے وزیر قانون مسٹر اے کے بروہی کے مرکزی کابینہ سے مستعفی ہونے کی خبر کی تردید کر دی۔ چند روز ہوئے۔ اخبارات میں [illegible] یہ خبر شائع ہوئی تھی۔ کہ وزیر قانون نے وزیراعظم سے چند اختلافات کی وجہ سے مرکزی کابینہ سے استعفیٰ دے دیا ہے۔

امریکہ میں ایٹم بم سے ڈھائی ہزار گنا طاقتور بم بنالیا گیا

نیویارک ۲۹ ستمبر معلوم ہوا ہے۔ کہ امریکہ نے پہلے بموں سے کہیں زیادہ طاقتور ہائیڈروجن بم ایجاد کر لیا ہے۔ یہ بم اس قدر طاقتور ہے۔ کہ پچھلے موسم بہار میں سائنسدان اینویٹوک اٹول کے مقام پر اس کے اثرات کا اندازہ لگانے کے لئے تجربے کے طور پر اسے آزمانے سے خائف تھے۔ یہ انکشاف ایک کتاب ہائیڈروجن بم میں کیا گیا ہے۔ جو جیمز شیپلے اور کلے بلیئر نے لکھی ہے انہوں نے کہا ہے کہ یہ نیا ہائیڈروجن بم ٹی۔ این۔ ٹی کے چار کروڑ چالیس لاکھ ٹن وزنی بموں کے برابر مہلک ہے۔ ہیروشیما میں جو ایٹم بم پھینکا گیا تھا۔ یہ بم اس سے تقریباً ڈھائی ہزار گنا زیادہ طاقتور ہے۔

اشتراکیت افراد کو مشینوں میں تبدیل کر دیتی ہے

اقوام متحدہ (نیویارک) ۲۹ ستمبر۔ اقوام متحدہ میں عراق کے مندوب اعلیٰ ڈاکٹر محمد فاضل الجمالی نے جنرل اسمبلی کی عام بحث میں حصہ لیتے ہوئے کہا۔ کہ اگر بین الاقوامی اشتراکیت اپنی تحکمانہ اور مطلق العنانہ روح کو ترک کر دے۔ اور دوسرے ملکوں میں اپنا اثر و نفوذ اور تخریبی سرگرمیاں بند کر دے۔ تو نام نہاد سرد جنگ بند ہو سکتی ہے۔ ڈاکٹر جمالی نے کہا۔ کہ ان دنوں میں بین الاقوامی اشتراکیت مہلک ترین ہے۔ کیونکہ اس کا مقصد روحانی۔ ذہنی اور مادی طور پر لوگوں کو قابو میں کر کے ان کو غلام بنانا ہے۔ انہوں نے کہا۔ کہ اشتراکیت [بقیہ]

افراد کو خود کار مشینوں میں تبدیل کر دیتی ہے۔ جن کو مملکت اپنا غلام بنا سکتی ہے۔ اور اپنی مرضی کے مطابق ان سے کام لے سکتی ہے۔ یا پھر وہ عوام کو مملکت کا اندھا دھند غلام بنا دیتی ہے۔ حکمران ٹولا جن کا استحصال کرتا ہے

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۷